السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ہم ماہ رمضان میں زکوۃ ادا کردیتے ہیں لیکن بعض اوقات ایسا ہوتا ہے کہ دوران سال کوئی ضرورت، مند ہمارے سامنے آتا ہے، ہم چاہتے ہیں کہ مال زکوۃ سے اس کا تعاون کریں، کیا قبل ازوقت زکوۃ ادا کی جاسکتی ہے، شرعی طورپر اس میں کوئی حرج تو نہیں ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

زکوۃ کے فرض ہونے کی تین شرائط ہیں۔

1۔مال نصاب کو پہنچ جائے۔ 2۔مال، ضروریات سے فاضل ہو۔ 3۔اس مال پر سال گزرجائے۔

اگرایک آدمی نے ان شرائط کی موجودگی میں زکوۃ ادا کر دی ہے، اس کے بعد پھر اس کے سامنے کوئی ضرورت مند آجاتا ہے اوروہ شخص مال زکوۃ کے علاوہ اپنی گرہ سے اس کا تعاون کرنے کی پوزیشن میں نہیں ہے تووہ زکوۃ فرض ہونے سے پہلے بھی اس سے تعاون کرسکتا ہے، یعنی زکوۃ کی ادائیگی قبل ازوقت کرسکتا ہے جیساکہ حضرت علی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ آیا زکوۃ اپنے وقت سے پہلے ادا ہوسکتی ہے تورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اجازت دے دی۔[1]

اس حدیث سے معلوم ہواکہ مال پر سال گزرنے سے پہلے زکوۃ دینا جائز ہے اوراس میں شرعاً کوئی حرج نہیں ہے۔ امام شافعی، امام احمداورامام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہم کے ہاں بھی قبل ازوقت زکوۃ ادا کرنا جائز ہے۔ چنانچہ امام ابوداؤدنے اس حدیث پر بایں الفاظ عنوان قائم کیا ہے ''قبل ازوقت زکوۃ ادا کرنے کا بیان'' جبکہ امام ابن حزم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ وقت سے پہلے زکوۃ دینا جائز نہیں ہے، ہمارے رجحان کے مطابق امام ابن حزم رحمۃ اللہ علیہ کا موقف مرجوح ہے۔ (واللہ اعلم)

---

[1] ابوداؤد، الزکوۃ: ۱۶۲۴۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ اصحاب الحدیث

جلد4۔صفحہ نمبر:190

محدث فتویٰ